Biannual Research Journal
AL-IDAH
Published by
SHAYKH ZAYED ISLAMIC CENTRE
UNIVERSITY OF PESHAWAR
PESHAWAR PAKISTAN
ISSN (Print) : 2075-0307
ISSN (Online) : 2664-3375
OPEN ACCESS
ششماہی تحقیقی مجلہ
الإيضاح
شیخ زاید مرکز اسلامی جامعہ پشاور
www.al-idah.pk
Vol:41 ISSUE:II July-Dec 2023

# غیر مسلم شہریوں کے حقوق و فرائض: پاکستانی تناظر میں میثاق مدینہ سے استفادہ

# Rights and Responsibilities of Non-Muslim Citizens in Pakistan: Some Reflections from Madina Charter

**Issue:** *https://www.al-idah.pk/index.php/al-idah/issue/view/39*
**URL:** *https://www.al-idah.pk/index.php/al-idah/article/view/840*
**Article DOI:** *https://doi.org/10.37556/al-idah.041.02.0840*

***Author (s) :***
***Riaz Ahmad Saeed***
*Assistant Professor, Department of Islamic Studies, NUML Islamabad, Email: drriazsaeed@gmail.com*
***Hafiz Muhammad Aftab Khan***
*Lecturer, Govt: Boys College Baloch Sudhnoti AJK, Email: aftabkhan8517468@gmail.com*

***How to Cite*:** *Riaz Ahmad Saeed and Aftab Khan , H.M. 2023. Rights and Responsibilities of Non-Muslim Citizens in Pakistan: Some Reflections from Madina Charter . Al-Idah . 41, - 2 (Dec. 2023), 261 - 288.*

***Publisher*:** *Shaykh Zayed Islamic Centre, University of Peshawar, Al-Idah – Vol: 41 Issue: 2 / July – Dec 2023/ P. 261 - 288.*

***Article History:***
***Received on:*** ***12 – Sep - 2023***
***Accepted on:*** ***20 – Oct - 2023***
***Published on:*** ***20– Dec - 2023***

This work is licensed under a Creative Common Attribution 4.0 International License
Author(s) declared no conflict of interest

Abstract & Indexing
Islamic Research Index HEC Approved Research and Indexing Agency
Australian Islamic Library
Crossref
DOAJ Directory of Open Access Journals
International Scientific Indexing
Index Copernicus International

***Abstract***

*Every aspect of the Holy Prophet's (PBUH) life is a treasury of deep wisdom and guidance. The focus of this article is to study an important aspect of his Seerah i.e. as a ruler. The Madina state was a state which had a confederation of units with socio- political autonomy. The Holy Prophet (SAWW) made various covenants for the development and better defense of the Madina state. The charter of Madina is the basic document that allows us to understand various aspects of his governance. He set out the rights and duties of all citizens including non-Muslims including the Jewish tribes who have been living there since long and had almost occupied the financial resources of Medina. Therefore, there was a need to regulate this anomaly and establish a balance in society through judicious allocation of rights and duties within an Islamic state. Their role was so defined so as to ensure development and stability of the State. The Madina charter guaranteed protection of all kinds of religious, political and social rights and liberties. Thus the Madina charter is a key document to study how a peaceful society may be established. It sheds light on his political and constitutional struggle. This study is an effort to investigate the Charter of Madina as to how the rights of religious minorities are secured and to draw a comparison of their rights and duties in the constitution of Pakistan, an Islamic State. An analytical research methodology is adopted in this study the above cited topic.*

*Keeping the charter of Madina in view, a few similarities between the State of Madina and Pakistan are drawn. The constitution of Pakistan also guarantees religious freedom and holds that a citizen may practise any religion. These and other similarities shall be highlighted in this study.*

**Keywords:** *Madina Charter, non-Muslims, rights and duties, Pakistan, reflections*

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

**تمہید:**

رسول اللہ ﷺ کی سیرت انفرادی واجتماعی، قومی و بین الاقوامی ہر دو سطح پر لائق تقلید اور مرجع الخلائق ہے۔آپ ﷺ کی سیرت کا خاصہ جامعیت اور آفاقیت ہے آپ علیہ السلام جب مدینہ طیبہ تشریف لاتے ہیں تو ترجیحی بنیادوں پر جس امر کی طرف توجہ دیتے ہیں وہ ایک منظم، اعلیٰ اقدار کی حامل فلاحی ریاست کا قیام تھا جس کے لئے ایسے دستور اور میثاق کی ضرورت تھی جو بلاامتیاز رنگ ونسل اور مذہب وعقیدہ سیاسی و قومی وحدت کاآئینہ دار ہوتو

اس ضرورت کے پیش نظر آپ علیہ السلام کی اعلیٰ حکمت عملی سے تاریخ انسانیت میں یہ انوکھا واقعہ رونما ہوا کہ آپ نے طاقت کے استعمال کے بغیر ایک تحریر (میثاق) کے ذریعے ریاست مدینہ کا نظم ونسق اپنے اقتدار میں لے لیا۔ ریاست کو وہ دستور اور آئین عطا کیا جو "میثاق مدینہ"، الوثیقہ اور الصحیفہ کے ناموں سے موسوم ہے۔

میثاق مدینہ جو کہ ریاست مدینہ کے قیام اور حکومت سازی کا ایک بنیادی معاہدہ تھا، کیا اس میں صرف مسلمان تھے یا غیر مسلم بھی شامل تھے؟ تین قبیلے تو یہودیوں کے تھے اور ارد گرد کے دیگر غیر مسلم قبائل بھی تھے۔ اس معاہدے میں شامل فریق مسلمان بھی تھے، یہودی بھی تھے اور مشرکین بھی۔ اس کے ساتھ ایک سوال یہ بھی سامنے آتا ہے کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے یثرب پر قبضہ کر کے ریاست قائم کی تھی؟ تیریخ اس بات کی گواہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبضہ کر کے ریاست قائم نہیں کی تھی بلکہ وہاں کے لوگوں پر تین سال مسلسل محنت کر کے، وہاں کی آبادی کو اعتماد میں لے کر یہ ریاست قائم کی تھی۔ دلچسپ اور اہم بات یہ ہے کہ اس ریاست مدینہ کے قیام کی محنت میں ایک جنگ بھی نہیں ہوئی۔ یہ دنیا کی ان چند ریاستوں میں سے ایک ہے جس کی بنیاد مشاورت اور سوشل کنٹریکٹ کے اصول پر رکھی گئی تھی۔ باہمی ملاقاتیں اور مذاکرات ہوئے ہیں، نہ حملہ کیا اور نہ قبضہ کیا، بلکہ تین سال کے مسلسل فیلڈ ورک اور انتھک کوششوں کے بعد تمام لوگوں کو اعتماد میں لے کر مذاکرات کے ذریعے یہ ریاست مدینہ قائم ہوئی۔

میثاق مدینہ کو پہلا تحریری دستور ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے اور ایسی جامع خصوصیات سے متصف ہے جو کسی بھی مثالی ریاست کے لئے ضروری ہیں اس میثاق کی رو سے آپ علیہ السلام کو مختلف مذہبی طبقات کے باوجود آئینی اور دستوری سربراہ کے طور پر تسلیم کر لیا گیا اور آپ کو مرکزی حیثیت حاصل ہو گئی۔ آپ علیہ السلام نے رواداری، تحمل اور بقائے باہمی کو فروغ بخشتے ہوئے مسلمانوں کے ساتھ ساتھ غیر مسلموں کو بھی مذہبی، سیاسی اور سماجی حقوق بلا تخصیص عطا فرمائے اور انہیں یہ فرض سونپا گیا کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ریاست کا حاکم اور سربراہ تسلیم کریں گے اور ریاست کے داخلی اور خارجی سطح پر تحفظ کو یقینی بنائیں گے میثاق مدینہ کی طرح پاکستان کا قانون بھی غیر مسلموں کو مذہبی، سیاسی اور سماجی حقوق کے تحفظ کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔ آئین پاکستان کی بیس سے لے کر ستائیس تک کی شقیں غیر مسلموں کے حقوق کے تحفظ پر بحث کرتی ہیں اور آئین پاکستان اپنے ہر شہری بشمول غیر مسلم سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس کو دل و جان سے تسلیم کرے تو ریاست اس کے حقوق کو بہر صورت تحفظ فراہم کرے گی۔ پاکستان سمیت دیگر مسلم ریاستوں اور بالخصوص قومی ریاستوں میں رائج شہریت کا قانون کئی اعتبارات سے میثاق مدینہ سے مستفاد ہے۔

اس کے علاوہ پاکستان سمیت اکثر مسلم ریاستیں سیاسی، معاشی، معاشرتی اور اخلاقی سطح پر بحران کا شکار ہیں۔ اگر ہم موجودہ حقائق کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں کم و بیش وہی صورتِ حال درپیش ہے، جو رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینہ آمد سے پہلے یثرب کی تھی۔ موجود حوالے سے دیکھا جائے تو ہمیں میثاقِ مدینہ کی روشنی میں ایک ایسا ضابطہ اخلاق مرتب کرنے کی ضرورت ہے جو ہمارے معاشرے میں رواداری اور برداشت کے فروغ اور ہر ایک کو بنیادی ضروریات اور انصاف کی فراہمی کو یقینی بنائے۔ اسی بنیاد پر زیر تحقیق مقالہ میں پاکستان میں غیر مسلموں کے حقوق وفرائض کا میثاق مدینہ کی روشنی میں مطالعہ کیا گیا ہے۔

## منہجِ تحقیق (Research Methodlogy )

اس ریسرچ پیپر میں تجزیاتی اور تقابلی منہج تحقیق کو اپنایا گیا ہے۔ پیپر کے نتائج تک پہنچنے کے لیے بنیادی مصادر سے استفادہ کیا گیا ہے اور ضرورت کے ساتھ ثانوی مصادر کو بھی استعمال کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ تحقیق کے جدید ذرائع: مثلاً، انٹرنیٹ ویب سائیٹس، تحقیقی مقالہ جات، برقی کتب اور اسلامی سافٹ ویئرز اور بلاگز سے استفادہ بھی کیا گیا ہے۔ مصادر اور حوالہ جات کے لئے جرنل کے رائج شدہ فارمیٹ کو مد نظر رکھا گیا ہے۔

## سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ: Literature Review))

میثاق مدینہ کے عنوان پر بہت سے لوگوں نے کام کیا ہے اور سیرت النبی ﷺ کی اہمیت کے پیش نظر یہ کام قیامت تک ہوتا رہے گا وراس کے نئے نئے گوشے سامنے آتے رہیں گے۔ اسی تسلسل کے پیش نظر زیر نظر عنوان "غیر مسلم شہریوں کے حقوق وفرائض: پاکستانی تناظر میں میثاق مدینہ سے استفادہ" ایک اہم کوشش ہے۔ یہ ایک اہم ترین موضوع ہے۔ اس "پر بالواسطہ کام نہیں ہوا البتہ اس سے متعلق اہم لٹریچر کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔:

1۔ فوزیہ فیاض، ''میثاق مدینہ میں اقلیتوں کے حقوق اور دیگر دساتیر، تقابلی مطالعہ '' پاکستان جرنل آف اسلامک فلاسفی، جلد 3، شمارہ 2 (جولائی۔ دسمبر 2021ء)

مذکورہ پیپر میں بین المذاہب رواداری کے فروغ میں اسلام کے نظریاتی تشخص کے کردار کو واضح کیا ہے اور دیگر معاشروں پر بھی مختصراً روشنی ڈالی اور ریاست مدینہ کے خدوخال پر تبصرہ کرتے ہوئے میثاق مدینہ کے چند نکات کو زیر بحث لایا ہے اور تقابلی جائزہ میں مغربی معاشرہ اور اس کے آئین و دستور کو ذکر کیا ہے۔ پاکستانی معاشرہ یا دستور کے تناظر میں میثاق مدینہ کا تجزیاتی مطالعہ نہیں کیا ہے۔

2۔ مبشر داؤد، ''میثاق مدینہ کے تناظر میں اقوام متحدہ کے منشور کا تنقیدی جائزہ'' برجس: جلد 9، شمارہ 1، جنوری۔ جون 2022ء۔

مذکورہ ریسرچ پیپر میں اقوام متحدہ کا منشور، اقوام متحدہ کے قیام کے مقاصد اور پھر اس کے چارٹر (منشور) کا میثاق مدینہ کے ساتھ موازنہ کیا ہے اور عمدہ طریقے سے یہ واضح کیا ہے کہ جس طرح اقوام متحدہ کا منشور امن کے قیام، ظلم وتعدی کے خاتمے، انسانی حقوق، آزادی، باہمی احترام ورواداری کا تذکرہ کرتا ہے ان امور کو میثاق مدینہ میں بھی اہمیت دی گئی ہے اور محض تحریر کی حد تک نہیں بلکہ عملی کوشش بھی کی گئی اس پیپر میں پاکستانی تناظر میں اقلیتوں کے حقوق کو زیر بحث نہیں لایا گیا ہے۔

3۔ہاشمی، شاہ معین الدین، ''میثاق مدینہ۔ فقہی مطالعہ، فکر ونظر اسلام آباد، جلد44، شمارہ:2، 2006,

اس پیپر میں ڈاکٹر صاحب نے مفصلاً میثاق مدینہ کا جائزہ پیش کیا ہے اور 47 دفعات کو ترتیب وار نقل کیا ہے اور اس کے بعد ان کا فقہی مطالعہ زیر بحث لایا ہے اور میثاق مدینہ کے داخلی اور خارجی پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالی ہے اور پھر فقہی عنوانات قائم کرتے ہوئے ان کے تحت میثاق مدینہ کی دفعات کا تذکرہ کیا ہے۔ مذکورہ آرٹیکل میں اقلیتوں کے حقوق کا پاکستان کے تناظر میں تجزیہ نہیں کیا گیا ہے۔

4۔ محمد ثانی، حافظ، ''میثاق مدینہ سیاست نبوی کا مثالی شاہکار''، السیرۃ عالمی (کراچی)، جلد: 3،(2000ء)

مذکورہ ریسرچ پیپر میں آپ علیہ السلام کی شخصیت کی قائدانہ صلاحیتوں پر آغاز میں تبصرہ کیا ہے اور آپ کی سیاسی زندگی کے آغاز کو معاہدہ ''حلف الفضول'' سے جوڑا ہے اور پھر اعلان نبوت کے عنوان کے تحت غلبہ دین اور حکومت الٰہیہ کے قیام کے آغاز کا تذکرہ کیا ہے اور پھر مدینۃ النبی میں نور اسلام اور ہجرت نبوی ﷺ سے آپ کی قیادت وسیادت کو بیان کیا ہے اس مقالہ میں بھی اقلیتوں کے حقوق کو پاکستان کے تناظر میں بیان نہیں کیا ہے۔

5۔خان، امان اللہ، ''میثاق مدینہ کی اہمیت وافادیت'' فکر ونظر اسلام آباد، 15 شمارہ: 11 جلد، 1978ء)

اس تحقیق میں اس نکتہ کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ایک نئی ریاست اور جدید معاشرے کی تاسیس وتشکیل کیلئے میثاق مدینہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے اور آپ نے مدینے میں بسنے والے مختلف گروہوں کو اس میثاق کے ذریعے ان کے باہمی تعلقات کو منضبط کیا اور پھر اس کے ذریعے شہر کی سیاسی تنظیم اور اس کے تحفظ ودفاع کو یقینی بنایا۔ اس آرٹیکل میں بھی غیر مسلم شہریوں کے حقوق وفرائض کا تعین پاکستان کے تناظر میں نہیں کیا گیا۔

6۔ارشاد اللہ، ''فلاحی ریاست میں اقلیتوں کے حقوق کی پاسداری (ریاست مدینہ کے تناظر میں)، ''اسلام آباد اسلامیکس، جلد2، شمارہ:2، جولائی تا دسمبر 2019ء

مذکورہ مقالہ اس تناظر میں اہمیت کا حامل ہے کہ اس میں اقلیتوں کے حقوق کو ریاست مدینہ کے تناظر میں بیان کیا گیا ہے اور آپ علیہ السلام کے عمومی ارشادات کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کے حقوق پر روشنی ڈالی ہے۔ مگر اس میں خاص طور پر میثاق مدینہ کو سامنے رکھتے ہوئے اقلیتوں کے حقوق کا پاکستان کے تناظر میں موازنہ نہیں کیا گیا ہے۔

7- Sodhar, Zain-ul-Abidin, “Charter of Madinah: a Foundation of centralized Modern State”, AL-AJAZ, (July-Dec 2019)

اس تحقیقی پیپر میں مقالہ نگار نے ان امور کو زیر بحث لایا ہے کہ آپ علیہ السلام نے میثاق مدینہ کے ذریعے مقامی باشندوں اور مہاجرین کے حقوق و فرائض کا تعین کیا۔ یہود مدینہ کے ساتھ معاہدہ کیا اور بیرونی حملے کی صورت میں دفاعی حکمت عملی ترتیب دی۔ اس پیپر میں بھی غیر مسلم شہریوں کے حقوق و فرائض کا پاکستانی تناظر میں تذکرہ موجود نہیں ہے۔

8- Riaz, Ahmed Saeed, “Mithaq al-Madinah: A Universal charter of Peace” Al-Bseerah, Vol3, No5, 2014

مذکورہ تحقیقی مقالہ کے آغاز میں آپ علیہ السلام کی شان رحمت کو بیان کیا گیا ہے اور بعد ازاں میثاق مدینہ کی تاریخی حیثیت پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ اور مہاجرین وانصار کا باہمی تعلق، مدینہ میں آباد لوگوں کا کثیر خداؤوں کا قائل ہونا، مدینہ کے یہود اور میثاق مدینہ کی دفعات کو زیر بحث لایا گیا جبکہ پاکستان کے تناظر میں غیر مسلموں کے حقوق و فرائض پر تحقیق نہیں کی گئی ہے۔

9- Fida ur Rehman, “Role of Islam in Globel Peace. Building and Harmany: An Analysis of Pacts of Madina and Hudaibiya”, Abhas, Vol 3, No 10, 2018

مذکورہ بالا آرٹیکل میں میثاق مدینہ اور حدیبیہ کے تناظر میں اسلام کے اس کردار کو واضح کیا گیا کہ اس سے کس طرح عالمی سطح پر امن اور باہمی رواداری کو فروغ ملا اس مقالہ میں بھی میثاق مدینہ کی روشنی میں غیر مسلم شہریوں کے حقوق وفرائض کا پاکستان کے تناظر میں تجزیہ نہیں کیا گیا ہے۔

اوپر ذکر کردہ تمام مقالات اپنی جگہ پر بہت اہمیت کے حامل ہیں اور تحقیق کے لیے ایک اچھی کوشش ہیں۔ مگر زیر نظر مقالہ "غیر مسلم شہریوں کے حقوق وفرائض: پاکستانی تناظر میں میثاق مدینہ سے استفادہ" ہر حوالے سے ایک مختلف اور منفرد کاوش ہے۔ جس میں میثاق مدینہ سے استفادہ کرتے ہوئے پاکستانی تناظر میں اقلیتوں کے حقوق و فرائض کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔

## میثاق مدینہ اور غیر مسلموں کی حیثیت

میثاق مدینہ نبی کریم ﷺ کی سربراہی میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کے مابین طے پانے والا وہ تحریری معاہدہ تھا جس نے سیاسی اور قومی وحدت کے تصور کو اجاگر کیا تھا اور اس معاہدہ (میثاق) کو تسلیم کرنے والوں کو آپ علیہ السلام نے إِنَّهُمْ أُمَّةٌ وَاحِدَةٌ مِنْ دُونِ النَّاسِ "[1] یعنی بقیہ لوگوں کو چھوڑ کر یہ ایک قوم ہیں کا مقام و مرتبہ عطا فرمایا جس سے عصر حاضر میں قومیت اور شہریت کا تصور وجود میں آیا۔ میثاق مدینہ کے تناظر میں اگر غیر مسلموں کی حیثیت جانچا جائے تو اس پر مختلف بحثیں نظر آتی ہیں یعنی وہ "ذمی [2] "ہیں "معاہد [3]"اور "مستامن [4]"ہیں اور دور

حاضر میں جدید ریاستوں میں خاص طور پر پاکستان میں انہیں شہری کہا جاتا ہے۔ یٰسین مظہر صدیقی مرحوم نے اس معاہدہ کے اہم فریق یہود کو ذمی کہا ہے آپ بیان کرتے ہیں: ”ایسے ہی مختلف احکام و دفعات کے تحت وہ اسلامی ریاست کے ذمی بن گئے“ [5] جبکہ ڈاکٹر اسماعیل راجی لفاروقی[6]، ڈاکٹر محمد حمید اللہ[7]، ڈاکٹر محمود غازی[8] اور ڈاکٹر یوسف القرضاوی [9] جیسے معاصر مسلم زعماء اور مفکرین نے جدید اسلامی ریاستوں میں غیر مسلموں کو برابر کا شہری قرار دیا ہے۔ میثاقِ مدینہ کے تناظر میں ایک دلیل یہ بھی ہے کہ یہودی مدینہ کے دفاع کے بارے میں برابر کے ذمہ دار تھے۔ جب کہ اہل الذمہ کی یہ ذمہ داری نہیں ہوتی ہے جیسے امام آلوسی تحریر کرتے ہیں: ”جزیہ کا مقصد ہی یہ ہے کہ اس کے ذریعے یہ غیر مسلم شہری دارالاسلام کی دفاعی خدمت سے مستثنیٰ ہیں“([10])۔ جبکہ عصر حاضر میں غیر مسلم اقلیتیں اسلامی ریاست کے دفاعی نظام کا باقاعدہ حصہ ہیں۔ پاکستان، سعودیہ، مصر، شام، ایران، سوڈان، ملائشیا، انڈونیشا وغیرہ اس کی مثالیں ہیں۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ میثاق مدینہ میں شریک کار غیر مسلم کو ذمی نہیں کہا جا سکتا۔ علاوہ ازیں انہیں مسلمانوں کی مانند یکساں درجے کے شہری حقوق دیئے گئے جیسے تقی عثمانی رقم طراز ہیں: ”چنانچہ جب غیر مسلم افراد اسلامی حکومت سے عہد وفا باندھ کر ریاست کے باشندے بن جائیں تو ان کی جان، مال اور آبرو کا تحفظ اسلامی حکومت کی ذمہ داری بن جاتی ہے اور ان کے شہری حقوق مسلمان باشندوں کے برابر ہوتے ہیں“[11] اسی طرح مفتی منیب الرحمن [12] تو ان کے لیے اقلیت کی اصطلاح کو بھی غیر مناسب خیال کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک وہ پاکستان کے برابر کے شہری ہیں۔ "ہم بارہا کہہ چکے ہیں کہ ہماری قانونی و سیاسی اصطلاحات اور روزمرہ محاورے میں لفظ اقلیت کے استعمال کو ترک کر دیا جائے او تمام غیر مسلمون کو سیاسی درجے کا پاکستانی شہری تسلیم کیا جائے"۔

اس حوالے سے ایک اور بات بھی بہت اہم ہے جس کی طرف توجہ محمد منشاء طیب نے اپنے ایک تحقیقی مقالہ میں دلائی ہے۔ وہ لکھتے ہیں: "چنانچہ زیرِ بحث مسئلہ میں ہمیں بطور خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ یہاں غیر مسلم اعوام کی حیثیت اہل ذمہ کی نہیں ہے۔ پاکستان ایک طویل جدوجہد آزادی کے بعد معرض وجود مین آنے والا ملک ہے۔ اس جدوجہدِ آزادی میں عیسائی، ہندو، سکھ، پارسی اور دیگر غیر مسلم اقوام بھی شامل تھیں۔ اس لیے جو غیر مسلم حلقے دستورِ پاکستان کو تسلیم کرتے ہیں اور اس کی پابندی کا عہد کرتے ہیں۔ ان کے حقوق کی پاسداری کرنا ہماری قومی و شرعی ذمہ داری ہے"۔[13]

میثاق مدینہ کی شقوں کے بنظر غائر مطالعہ سے غیر مسلموں کی حیثیت کا وہ تاثر ابھرتا ہے جسے دور جدید میں شہریت اور قومیت کا نام دیا جاتا ہے جیسے طاہر القادری لکھتے ہیں: ”اور جب میثاق مدینہ کے ذریعے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلمانوں اور یہود کو ملا کر ایک امت (جماعت) کا حصہ بنایا تو اس کا معنی سیاسی، سماجی اور دفاعی اجتماعیت اور

وحدت تھا اسی سے ''آئینی قومیت (Constitutional Nationality)اور شہریت (Citizenship)کا تصور وجود میں آیااور اسی حکم کی بناپر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کثیر الثقافتی سوسائٹی (Multicultural Society) کی بنیاد رکھی ہے جو آج کی دنیا کے لئے بین المذاہب رواداری (Interfaith Tolerance)اور پرامن بقائے باہمی (Peaceful Co-existence) کے لئے اسوہ ونمونہ بن گئی ہے''(14)

مذکورہ عبارت سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ میثاق مدینہ میں اگرچہ ذمی، مستامن، یا مدنی کی اصطلاح استعمال نہیں ہوئی ہے مگر اس کے تجزیہ سے یہی نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ اس معاہدہ کے تحت غیر مسلموں کی حیثیت ایک شہری کے طور پر منظر عام پر آتی ہے انہیں ذمی یا مستامن نہیں کہا جاسکتا ہے۔ میثاق مدینہ ایک تحریری معاہدہ تھا مگر اس کے شرکائے کار پر فقہی اصطلاح ''المعاہد''(15)کا اطلاق نہیں ہوتا کیوں کہ اس میں فریقین کا تعلق دو مختلف ریاستوں یا ایک ہی ریاست کے مختلف طبقات کا ایک دوسرے کے خلاف جنگ بندی اور امن و صلح کی صورت میں ہوتا ہے۔ تقی عثمانی نے ''ذمی کو معاہد بھی کہا ہے''(16) کیوں کہ اس کے ساتھ بھی اسلامی ریاست کا معاہدہ ہوتا ہے اسی طرح میثاق مدینہ میں اگرچہ معاہدہ کی صورت تھی مگر اس کی نوعیت اور جہات وسیع تر تھیں جس میں غیر مسلموں کو مکمل شہری حقوق حاصل تھے۔ طاہر القادری پاکستان کے غیر مسلموں کی حیثیت پر کلام اس طرح کرتے ہیں: ''اسی طرح جدید دور میں کسی بھی مسلم ریاست کے شہری جو اس ریاست کے قانون کی پابندی کرتے ہیں اور آئین کو مانتے ہیں معاہد کے زمرے میں آئیں گے جیسے پاکستان کی غیر مسلم اقلیتیں جو آئین پاکستان کے تحت باقاعدہ شہری اور رجسٹرڈ ووٹر ہیں[17]''۔

اگر ان آراء کا بے لاگ تجزیہ کیا جائے تو یہ واضح معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ دور میں اسلامی ریاستوں میں موجود غیر مسلم اقلیتوں پر ذمی کا اطلاق درست معلوم نہیں ہوتا کیوں کہ ذمی جزیہ ادا کرتا ہے جب کہ اس معاہدہ (میثاق) میں جزیہ کا تذکرہ موجود نہیں ہے اور اگر یہ فرض کر بھی لیا جائے کہ جزیہ کا حکم اس وقت تک فرض نہیں ہوا تھا تو اس میثاق کی یہ شق اہم ہے کہ وہ بھی ریاست مدینہ کے دفاع میں لڑیں گے(18)اس لئے میثاق مدینہ کی روشنی میں غیر مسلموں پر قدرے فرق کے ساتھ جدید شہریت کے تصور کا اطلاق قرین صواب نظر آتا ہے۔ اور اسلامی جمہوریہ پاکستان اس کی ایک زندہ مثال ہے۔

### میثاق مدینہ اور غیر مسلم شہریوں کے حقوق

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلیٰ فہم و فراست اور دور رس بالغ نظری کے تحت اہل مدینہ کے مختلف قومیتوں اور جداگانہ طرز فکر و مذہب رکھنے والوں کو ایک جامع دستور بصورت میثاق مدینہ[19] عطا کیا اس دستور میں ہر

طبقہ انسانی کے لئے عدل وانصاف کے علاوہ ان کے مذہبی وسماجی اور شخصی حقوق و مفادات کو تحفظ فراہم کیا گیا۔ یہ جامع دستور در حقیقت دو معاہدوں پر مشتمل ہے جسے ایک معاہدے کی صورت میں مرتب و مدون کیا گیا۔

''ایک معاہدہ وہ تھا جو مسلمانوں اور یہود کے درمیان ہوا جب کہ دوسرا معاہدہ مہاجرین اور انصار کے حقوق و فرائض کی وضاحت کرتا تھا۔ سیرت نگاروں نے مسلمانوں اور یہود کے مابین معاہدے یا اس کی شقوں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت مدینہ کے متصل بعد ذکر کیا ہے''([20])

اس معاہدہ کو یکجا کر کے مدون کرنے والوں نے مرتب کرتے وقت اولاً مہاجرین وانصار کی شقوں کو بیان کیا اور ثانیاً مسلمانوں اور یہود کے مابین طے پانے والے معاہدے کو شق وار ترتیب دیا ہے ڈاکٹر حمید اللہ نے یہ عنوان قائم کرتے ہوئے ''كتابه صلي الله عليه وسلم بين المهاجرين والأنصار و اليهود وهو دستور الدولة البلدية والمدينة'' اسے بالترتیب سینتالیس شقوں میں منقسم فرمایا ہے جس میں پہلی تیئس کے تحت مہاجرین وانصار کے معاملات اور بقیہ میں مسلمانوں اور یہود کے مابین طے پانے والے معاہدے کو شق وار نقل کیا ہے'' [21]

ذیل میں میثاق مدینہ کی روشنی میں غیر مسلموں کے حقوق کو بیان کیا جائے گا اور ساتھ میں ان کے فرائض کو بھی متعین کیا جائے گا کتب سیرت میں میثاق مدینہ پر بحث ان عناوین کے تحت مرقوم ہے ''كتابه صلي الله عليه وسلم بين المهاجرين والأنصار وموادعة يهود ([22])''،''ذكر الموادعة بين المسلمين واليهود([23])''،''إعلان دستور المدينة المعاهدة ([24])''،''الوثيقة أو الصحيفة ([25])''

مذکورہ عناوین اس کی اہمیت کو بھی واضح کرتے ہیں۔ ریاست مدینہ کے نظم اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سربراہی تسلیم کرنے والے یہود کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں حقوق عطا کئے وہاں ان کے ذمہ کچھ فرائض بھی لگائے۔

## 1۔ غیر مسلموں کے حقوق کا تحفظ

حضور نبی کریم ﷺ کی سیرت شرف انسانیت کی آئینہ دار ہے جس میں بلا تخصیص مذہب و عقیدہ انسانیت کا احترام اعلیٰ قدروں کے ساتھ موجود ہے اسی بنیاد پر آپ علیہ السلام نے جب ریاست مدینہ کا آئین و دستور مرتب کروایا تو اس میں غیر مسلموں کے حقوق کو تحفظ کی ضمانت دی گئی غیر مسلموں کے حقوق کی اہمیت آپ علیہ السلام کے نزدیک کس قدر اہم ہے اس کا اظہار آپ علیہ السلام کے اس فرمان سے ہوتا ہے جس میں آپ علیہ السلام نے کسی بھی معاہد کی حق تلفی کرنے والے کو شدید وعید سنائی اور میثاق مدینہ بھی ایک ایسا تحریری معاہدہ تھا جس میں غیر مسلم بھی شامل تھے آپ علیہ السلام کا فرمان ہے:

((من قتل معاهدا لم يرح رائحة الجنة و إن ريحها توجد من مسيرة أربعين عاماً ))[26]

ترجمہ: جس نے کسی غیر مسلم شہری (معاہد) کو ناحق قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو سے بھی محروم ہو گا حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال تک کی مسافت سے محسوس کی جاسکتی ہے

ایک اور مقام پر آپ علیہ السلام نے ایسے شخص کے بارے میں سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا جو کسی معاہد غیر مسلم شہری کو ناحق قتل کرتا ہے آپ علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

((من قتل معاهدا في غير كنهه حرم الله عليه الجنة))[27]

ترجمہ: جو شخص کسی معاہد (غیر مسلم شہری) کو ناحق قتل کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام فرمادے گا

آپ علیہ السلام کا ایک اور ارشاد گرامی ہے:

((ألا من ظلم معاهدًا، أوِ انتقصه، أو كلّفه فوقَ طاقته، أو أخذَ منه شيئًا بغيرِ طيبِ نفسٍ، فأنا حَجيجُه يومَ القيامة))[28]

ترجمہ: خبردار! جس نے کسی غیر مسلم شہری پر ظلم کیا یا اس کا حق مارا یا اس پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ ڈالا یا اس کی دلی رضامندی کے بغیر کوئی چیز اس سے چھین لی تو قیامت کے دن میں اس کی طرف سے لڑائی کروں گا

پیش کردہ روایات غیر مسلموں کے حقوق کو تحفظ فراہم کرتی ہیں اسی طرح میثاق مدینہ میں مرقوم ہے:

" وإنّ يهودَ بني عوف أُمّةٌ مع الْمؤمنين للْيهود دينهم وللْمسلمين دينهم مواليهم وأنفسهم إلّا منْ ظلَم وأَثم فإنّه لا يوتغ إلّا نفسَه وأَهل بيته "[29]

ترجمہ: اور بنو عوف کے یہود مومنین کے ساتھ ایک امت (یعنی باہمی وحدت) کی حیثیت رکھتے ہیں ہاں جو ظلم عہد شکنی کا ارتکاب کرے تو اس کی ذات یا گھرانے کے سوا کوئی مصیبت میں مبتلا نہیں کیا جائے گا۔

اور اس میثاق میں یہودیوں کی ذیلی شاخوں کو بھی بنو عوف کے یہودیوں کے مثل حقوق حاصل ہیں کا تذکرہ موجود ہے۔ اس معاہدہ میں فریقین میں سے جو بدعہدی کرے اس کے لئے سخت سزا کا تعین کیا ہے کہ وہ خود کو مصیبت میں مبتلا کرے گا یعنی معاہدہ کی خلاف ورزی پر سزا کا مستحق ہو گا دیگر الفاظ میں معاہد کے حقوق کا بھرپور تحفظ کیا جائے گا۔

## 2۔ جان ومال کے تحفظ کا حق

میثاق مدینہ میں غیر مسلموں کے جان ومال کے تحفظ کا حق مذکور ہے آپ علیہ السلام نے ان تمام طبقات انسانی کو جان ومال کے تحفظ کا حق دیا جنہوں نے اس معاہدہ میں شراکت اختیار کی۔ منقول ہے:

" وإنه من تبعنا من يهود فإنّ له النصر والْأُسوة غير مظلومين ولا متناصرين عليهم "[30]

ترجمہ: اور یہود میں سے جو ہمارے ساتھ اس معاہدے کے تحت پیروکار ہے اسے مدد اور مساوات حاصل ہو گی بغیر اس پر کوئی ظلم روا کیے اور بغیر اس کے خلاف کسی مدد کیے ہوئے۔

اس شق کی رو سے ان پر کسی قسم کا ظلم نہیں کیا جائے گا اور نہ ان کے خلاف کسی کی مدد کی جائے گی اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان کے جان و مال کو تحفظ فراہم ہو گا اسی صورت میں وہ ظلم و تعدی سے محفوظ رہیں گے اور اس شق میں مدد اور مساوات کی بھی یقین دہانی کروائی گئی ہے۔

### 3۔آئینی اور قانونی مساوات کا حق

کسی بھی مثالی اور فلاحی ریاست کے لئے ضروری ہے کہ اس کے باشندگان کو آئینی اور قانونی معاملات میں برابری کا درجہ حاصل ہو اس ضمن میں میثاق مدینہ کا مطالعہ یہ واضح کرتا ہے کہ اس کا محرک اعلیٰ درجے کا مدبر اور بصیرت آفرین شخصیت ہے جس نے غیر مدنی الطبع ماحول اور ایسے دور میں آئینی و قانونی مساوات کو عملی شکل دی جب اغیار تو در کنار قریبی رشتہ دار بھی باہم دست و گریبان تھے اس وقت نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ غیر مسلموں کو بھی حقوق عطا کیے۔

" وإنّ يهودَ الأَوْسِ، مواليهم وأَنْفُسهم علَى مثلِ ما لأهْلِ هَذه الصّحيفَة مَعَ الْبرّ الْمَحْضِ منْ أَهْلِ هَذه الصّحيفَة "[31]

ترجمہ: اور اوس (قبیلہ) کے یہود ان کے موالی ([32]) ہوں یا وہ بذات خود (اصل) ہوں گے وہی حقوق حاصل ہوں جو اس دستور والوں کو حاصل ہیں اور وہ بھی اس دستور والوں کے ساتھ خالص وفاداری کا ثبوت دیں گے۔

اس شق میں صراحتاً یہ وضاحت ہے کہ یہود کو وہی حقوق حاصل ہوں گے جو اس دستور والوں کو حاصل ہوں گے اور وہ جو مسلمان تھے گویا اس پہلو میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کو مساوی حقوق حاصل ہیں۔ یہ امر اس حقیقت کا بھی آئینہ دار ہے کہ اس شق کی رو سے وہ برابر درجے کے شہری ہیں جن پر مساوی قانون کا اطلاق ہو گا۔

### 4۔مذہبی آزادی کا حق

دین اسلام کا یہ حسن ہے کہ وہ اسلام کو قبول کرنے کے لئیے آزادانہ ماحول فراہم کرتا ہے غور و فکر کا موقع عطا کرتا ہے جبر و اکراہ سے مسلمان بنانے کی تعلیم نہیں دیتا جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے:

لَآ اِکْرَاہَ فِي الدِّيْنِ[33]

ترجمہ: کوئی زبردستی نہیں ہے دین میں

اسلام انسان کی باطنی اور روحانی اصلاح کا خواہاں ہے جو جبر و اکراہ اور زور زبردستی سے حاصل نہیں ہو سکتی اس لئے تشدد اور سختی سے کسی کو مسلمان بنانا تعلیمات اسلامیہ کی رو سے گوارا نہیں کیا جا سکتا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات بابرکات قرآن مجید کی عملی تصویر ہے یہی وجہ ہے کہ اس حقیقت کا اظہار میثاق مدینہ سے بھی ہوتا ہے کہ آپ علیہ السلام نے غیر مسلموں کو مذہبی آزادی کا حق دیا:

'' وإنّ يهود بني عوف أُمةٌ مع الْمؤمنين للْيهود دينهم وللْمسلمين دينهم ''[34]

ترجمہ: اور بنو عوف کے یہود مومنین کے ساتھ ایک اُمت (جماعت/سیاسی وحدت) کی حیثیت رکھتے ہیں یہودیوں کے لئے ان کا دین ہے اور مسلمانوں کے لئے ان کا دین ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے کمال مہارت اور فراست سے اس امر کا تعین کیا کہ ہر شخص کو اپنے دین ومذہب پر عمل پیرا ہونے کی آزادی ہے یہ شق درحقیقت تحمل، برداشت اور باہمی حسن سلوک کے جذبات کو فروغ بخشتی ہے عصر حاضر میں جس کی اشد ضرورت ہے:

'' پاکستانی معاشرے میں دوسرے مذہب کے پیروکاروں کے ساتھ بعض اوقات پر تشدد کارروائیوں کا اظہار ہوتا ہے وہاں بین المسالک بھی ایک دوسرے کو برداشت کرنے کا فقدان ہے جو کہ احترام انسانی کے منافی ہے اور میثاق مدینہ میں احترام انسانیت کا پہلو بھی ہے''۔

میثاق مدینہ انسانی زندگی کی حرمت کا قائل ہے محمد حسین ہیکل تحریر کرتے ہیں:

'' یہ وہ تحریری معاہدہ ہے جس کی بدولت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل ایک ایسا باضابطہ انسانی معاشرہ قائم کیا جس سے شرکاء معاہدہ میں ہر گروہ اور ہر فرد کو اپنے اپنے عقیدہ ومذہب کی آزادی کا حق حاصل ہوا۔ انسانی زندگی کی حرمت قائم ہوئی''([35])

اس تاریخ ساز معاہدہ کی یہ شق مذہبی رواداری اور امن و سلامی کو فروغ بخشنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ مذکورہ شق عصری وجدید اسلام مخالف رجحانات کا خوب قلع قمع کرتی ہے کہ اسلام ایک پر تشدد دین ہے جس میں مدمقابل کو رائے دینے کا بالکل بھی حق نہیں ہوتا حالانکہ اسلام جب مذہبی آزادی کا حق دیتا ہے تو اس کے بعد کسی اور رائے کو دبانے کی کس طرح ترغیب دے سکتا ہے لیکن اسلام اس امر کو بھی ضرور یقینی بناتا ہے کے ایسی رائے جو کسی کی دل آزاری کا باعث بنے اس کی حوصلہ شکنی ہونی چاہیے اسلام تو اس بات کو اہمیت دیتا ہے دیگر انسانی طبقات کو بھی اس پہلو پر عملی اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے اسی صورت میں عالمی امن کا قیام ممکن ہو سکتا ہے۔

### 5۔ باہمی تعاون اور مشاورت کا حق

میثاق مدینہ میں بلا تخصیص مذہب ایک دوسرے کے ساتھ تعاون اور مشاورت کے پہلوؤں پر بھی نمایاں روشنی ڈالی گئی ہے

"وَإِنَّ بينهم النصر على من حارب أَهْلَ هَذِه الصَّحِيفَة وَإِنّ بينهم النصح والنّصيحة والْبِر دونَ الْإِثْم "[36]

ترجمہ: اس صحیفہ والے ایک دوسرے کے مددگار ہوں گے اس کے خلاف جو ان سے برسرِ پیکار ہوگا اور باہمی مشاورت سے کام لینا ہوگا اور نیکی گناہ جیسی نہیں ہے

اس شق میں کمال خوبصورتی سے آپس میں تعاون اور مشاورت پر زور دیا گیا جو کہ کسی بھی مثالی معاشرے اور پر اعتماد ماحول کے لئے ازبس ضروری ہے۔"وأن النصر للمظلوم([37])"

ترجمہ: مظلوم کی مدد کی جائے گی

"وإنّه لَا يَحُولُ هَذَا الْكتَاب دُونَ ظَالِمٍ وآثم "[38]

ترجمہ: اور بے شک یہ دستاویز (تحریری معاہدہ) کسی ظالم اور مجرم کو تحفظ نہیں دے گی

خلاصہ بحث یہ ہے کہ میثاق مدینہ کے تحت غیر مسلموں کو وہ حقوق میسر آئے جس کا تصور بھی ان کے فہم و ادراک سے بالاتر ہے۔آپ علیہ السلام نے تعصب اور جانبداریت سے پاک غیر مسلموں کو حقوق عطا فرمائے۔عدل و انصاف کے ساتھ ساتھ مذہبی، سماجی اور شخصی حقوق و مفادات کا تحفظ بھرپور طریقے سے فراہم کیا۔ میثاق مدینہ نے سیاست و حکومت کے میدان میں ایسا نظام تشکیل دیا جس کی اساس احترام آدمیت وانسانیت ہے۔

## میثاق مدینہ اور غیر مسلم شہریوں کے فرائض

خلق عظیم کے لقب سے ملقب جس ذات کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیر مسلموں کو مثالی حقوق عطا فرمائے وہاں ان سے یہ مطالبہ بھی کیا گیا کہ اگر تم ان حقوق سے فیض یاب ہونا چاہتے ہو تو تمہیں کچھ فرائض تفویض کیے جائیں گے آپ کو ان کی پاسداری کرنا پڑے گی تب جا کر معاہدہ کے اثرات گہرے ہوں گے یہ بھی حقیقت ہے کہ یہود اس معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے رہے لیکن معاہدہ کے وقت انہوں نے اس کی تمام شقوں کو تسلیم کیا تھا ذیل میں چند فرائض پر بحث کی جائے گی۔

### 1۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حاکمیت کو تسلیم کرنا

میثاق مدینہ میں یہ امر اصولی طور پر طے پایا کہ ریاست مدینہ کے معاملات اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاکمیت کے تحت انجام پذیر ہوں گے جہاں کہیں بھی کوئی اختلاف رونما ہوگا تو اس کے حل کے لئے ذات مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرجع ہوگی:

"وَإِنَّكُمْ مَهما اختلفتم فيه من شَيْءٍ فَإِنّ مردَّه إِلَى الله عَزّ وجل وَإِلَى مُحَمّدٍ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ ([39])"

ترجمہ: جب بھی تم اس میں موجود کسی امر میں اختلاف کروگے تو اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف رجوع کروگے

آپ علیہ السلام کے وصف حاکمیت کا اظہار اس سے بھی بخوب ہوتا ہے:

" هَذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ ﷺ "[40]

ترجمہ: یہ اللہ کے نبی اور رسول محمد صَلّی اللہ عَلیہ وآلہ وسلم کی طرف سے تحریری دستور ہے

مذکورہ کلمات اس اہم آئینی نکتے کی طرف رہنمائی کرتے ہیں کہ اسلامی ریاست کا سربراہ اور حاکم آپ علیہ السلام کی ذات بابرکات ہوگی اور آپ کا پہلا فرض یہ ہے کہ ان کی حاکمیت کو تسلیم کرو جو آپ علیہ السلام کی حاکمیت کو تسلیم کرے گا اسی کی مدد کی جائے گی "إنه من تبعا من يهود فإن له النصر والأسوة (41)"

ترجمہ: اور بے شک یہودیوں میں سے جو ہماری اتباع کرے گا تو اسے مدد اور مساوات حاصل ہوگی۔

" وَإِنَّهُ لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا بِإِذْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "[42]

ترجمہ: اور بے شک اَن (یہود) میںَ سے کوئی بھی محمدَ (صَلی اللہ عَلیہ وآلہ وسلم) کیَ اجازت کے بغیر نہ نکلے گا۔

اس مقام پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حاکمیت کو بیان کیا گیا ہے کہ بالآخر حتمی فیصلہ حضور علیہ السلام کا ہی ہوگا جسے تسلیم کرنا ہر فریق کی آئینی و قانونی ذمہ داری ہوگی۔ یہ شق اس امر کی طرف بھی اشارہ کرتی ہے کے اسلامی ریاست کا سربراہ مسلمان ہونا چاہیے اس کی وجہ یہ ہے کے مسلمان سربراہ دیگر مذاہب والوں کی اقدار کا بھی تحفظ کرسکتا ہے جب کہ غیر مسلم سے یہ توقع عبث ہے کہ وہ مسلمانوں کے حقوق کو تحفظ فراہم کریں گے ایسے ہی خدشات کے پیش نظر دستور پاکستان میں مرقوم ہے کے ریاست پاکستان کا سربراہ صدر و وزیراعظم مسلمان ہون گے۔

## 2۔آئین اور قانون کی عملداری

میثاق مدینہ میں ایک صالح اور پرامن معاشرے کے قیام کی راہیں متعین کی گئیں اور یہ تبھی ممکن تھا جب اس معاہدہ میں مذکور شقوں پر عملدرآمد ہوسکے اور اس میثاق کی اساس عدل وانصاف ہے اس لئے ظالم اور قانون شکن کسی بھی رعایت کا مستحق نہ ہوگا۔

" وَإِنَّ الْبِرَّ دُونَ الْإِثْمِ لَا يَكْسِبُ كَاسِبٌ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ "[43]

ترجمہ: ریاست مدینہ کے باشندوںَ سے نیکی (قانون پر عملداری) کی توقع ہےَ نہ کہ گناہ اور قانون شکنی کی اور جو کوئی بھی جس طرح کا عمل کرے گا اس کے اثرات اسے ہی بھگتنا ہوں گے

اس شق میں آئین و قانون کی اطاعت کی اہمیت واضح ہوتی ہے قانون جتنا بھی مثالی ہو جب تک اس پر عملدرآمد نہ ہو اس کے بہتر اثرات مرتب نہیں ہوتے اسی وجہ سے میثاق مدینہ میں اس پر عمل

کرنے کو سختی سے پابند کیا گیااور آج اگر پاکستان میں غیر مسلموں کے ساتھ کہیں زیادتی ہے تو اس کا سبب بھی قانون پر عمل پیرا نہ ہونا ہے ورنہ آئین پاکستان ان کو مکمل تحفظ عطا کرتا ہے۔

### 3۔ریاست کے دفاع میں کردار

یثاق مدنیہ میں جب غیر مسلموں کو ان کی جان ومال کے تحفظ کے حقوق عطا کیے گئے تو وہاں ان کو یہ فرض بھی سونپا گیا کہ وہ ریاست مدینہ کے دفاع میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں گے۔" وَإِنَّ الْيَهُودَ يُنْفِقُونَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ مَا دَامُوا مُحَارِبِينَ (44)"

ترجمہ: اور یہودی مؤمنین کے ساتھ مل کر جنگ کے اخراجات برداشت کرتے رہیں گے جب تک وہ اکٹھے محاذ آرا ہیں

مذکورہ شق میں اس امر کو یقینی بنایا گیا کہ جب ریاست کے تحفظ کی خاطر اہل ایمان اپنا مالی تعاون پیش کر رہے ہوں گے وہاں غیر مسلموں (یہود) کو بھی مالی تعاون کرنا ہوگا علاوہ ازیں اگر جانی تعاون کی ضرورت پیش آئے تو اس میں بھی پیش پیش رہیں۔

" عَلَى كُلِّ أُنَاسٍ حِصَّتُهُمْ مِنْ جَانِبِهِمُ الَّذِي قِبَلَهُمْ "[45]

ترجمہ: تمام لوگ شہر مدینہ کے اپنی اپنی جانب کے دفاع کے ذمہ دار ہوں گے

اس شق کا تذکرہ یہود کے ساتھ معاہدہ کے حصہ میں مذکور ہے اور ریاست کے دفاع کے لئے علاقائی تقسیم بھی کی گئی اور یہ بھی واضح کیا گیا کہ ہر کوئی اپنی اپنی سمت میں بھرپور دفاع کرے گا۔

" وإنّ بينهم النّصر عَلَى من دهم يثرب "[46]

اور اگر کوئی یثرب (مدینہ) پر حملہ کرے تو اس کے خلاف وہ (یہود اور مسلمان) ایک دوسرے کی مدد کریں گے

اس شق میں یہود کو بھی پابند کیا گیا کہ وہ ریاست مدینہ کے دفاع میں کردار ادا کریں گے۔ یہ شق یہود کے ذمی نہ ہونے کی تصدیق کرتی ہے کیوں کہ اہل الذمہ سے ریاست کے دفاع کے لیے براہ راست مطالبہ نہیں کیا جاتا گویا ان کی حیثیت معاہد کی ہے جسے عصر حاضر میں شہری کہا جاتا ہے۔

### 4۔ریاست مدینہ کو حرم تسلیم کرنا

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ریاست مدینہ کو اہل معاہدہ کے لئے حرم کا درجہ دیا تاکہ امن و سلامتی بہر صورت قائم رہے۔

" وَإِنَّ يَثْرِبَ حَرَامٌ جَوْفُهَا لِأَهْلِ هَذِهِ الصَّحِيفَةِ "[47]

ترجمہ: اور بے شک یثرب (مدینہ) کا داخلی علاقہ اس صحیفہ والوں کے لئے حرم کا درجہ رکھے گا

یہ شق ریاست کی داخلی امن و سلامتی کے لئے انتہائی اہمیت رکھتی ہے اور وطن کے ساتھ قلبی تعلق اور گہری وابستگی کا رشتہ قائم کرنے کا احساس دلاتی ہے۔

### 5۔ریاست کے دشمنوں کو کسی بھی صورت میں پناہ نہ دینا

آپ ﷺ نے انتہائی حکمت عملی کے ساتھ ساتھ ریاست مدینہ کو جہاں داخلی سطح پر مستحکم رکھنے کے اقدامات اٹھائے وہاں خارجی سطح پر بھی ریاست کو استحکام بخشنے کی بھرپور سعی کی۔

" وإنّه لا تُجَار قُرَيْشٌ ولَا من نصرها "[48]

ترجمہ: اور بے شک کفار قریش اور ان کے مدد کرنے والوں کو پناہ نہ دی جائے گی

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عدل وانصاف، رواداری، حسن سلوک اور بقائے باہمی اور ہمدردی کو فروغ بخشنے کے ساتھ داخلی اور خارجی سطح پر ریاست کو استحکام بھی بخشا جس کے گہرے اثرات مرتب ہوئے۔

خلاصہ بحث یہ ہے کہ آپ علیہ السلام نے سیاسی بصیرت سے ایک معاہدے کی صورت میں ریاست کی حاکمیت کے اختیارات حاصل کئے اور اس میں بسنے والے تمام طبقات کو مثالی حقوق دیے اور ایک شہری کے جو فرائض ہو سکتے تھے ان کا پابند بنایا اور اس باب میں اہم نکتہ یہ ہے کہ آپ علیہ السلام نے جو فرائض تفویض کیے وہ جامعیت کے حامل ہیں کہ جب کوئی شہری سربراہ ریاست اور اس کے آئین و دستور کا وفادار بن جاتا ہے تو اس کے ذیل میں دیگر فرائض کا خود بخود پابند ہو جاتا ہے آپ کے بنائے ہوئے اصول آج بھی ہماری رہنمائی کر رہے ہیں۔ میثاق مدینہ کی مذکورہ دفعات کو سیرت ابن ہشام سے اس لئے لیا ہے کہ تقریباً تمام سیرت نگاروں نے اسی پر بحوالہ ابن اسحٰق اعتماد کیا ہے۔

### پاکستان میں غیر مسلموں کے حقوق وفرائض

غیر مسلموں کے حقوق کا تحفظ کسی بھی اسلامی ریاست کی اولین ذمہ داری ہوتی ہے اس لئے آئین پاکستان بھی غیر مسلموں کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بناتا ہے اگر کسی مقام پر کوئی سانحہ رونما ہوتا ہے تو اس کا تعلق ذاتی عناد یا سماجی نوعیت کے ساتھ ہوگا قانون پر عملدرآمد میں کمزوری کی صورت میں ہوگا اس کا تعلق آئین پاکستان کے ساتھ نہ ہوگا اور اس ضمن میں یہ بات بھی اہم ہے کہ قیام پاکستان کی تحریک کے دوران ہی بانی پاکستان نے اپنی تقاریر میں غیر مسلموں کو ان کے حقوق کے تحفظ کی یقین دہانی کروائی تھی جیسے آپ نے 24اپریل 1943ء کو آل انڈیا مسلم لیگ دہلی کے اجلاس میں خطبہ صدارت دیتے ہوئے فرمایا:"اقلیتوں کی بدرجہ اتم حفاظت ہونی چاہیے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیر مسلموں کے ساتھ نہ صرف عادلانہ بلکہ فیاضانہ سلوک کر کے واضح ترین ثبوت پیش کیا ہے"([49])

اسی طرح قائد اعظم نے یکم فروری 1943ء کو اسماعیلی کالج بمبئی سے تقریر کرتے ہوئے ہندو رہنماؤں سے مخاطب ہو کر کہا تھا: "ہم تمہاری اقلیتوں کے ساتھ مہذب حکومتوں سے بھی زیادہ بہتر انداز میں سلوک کریں گے کیوں کہ اقلیتوں کے ساتھ ایسا برتاؤ کرنے کا ہمیں قرآن کریم نے حکم دیا ہے"[50]

اس کے علاوہ بھی مختلف مواقع پر آپ نے غیر مسلم اقلیتوں کو تحفظ کا احساس دلایا اور قیام پاکستان کے بعد 1956ء اور 1962ء کے آئین میں ان کے حقوق کی بھرپور ترجمانی کی گئی۔ "1956ء کے پہلے دستور میں تمام اہلیان پاکستان کے جملہ حقوق کے مساوی تحفظ کی ضمانت فراہم کی گئی اسی طرح 1962ء کے آئین میں تمام پاکستانیوں کی بلا امتیاز مسلم و غیر مسلم تمام مذہبی، معاشرتی و سیاسی حقوق کے مساویانہ تحفظ کی ضمانت دی گئی"[51]۔

اور 1973ء کے آئین میں غیر مسلموں کے حقوق کو مثالی شکل دی گئی "1973 کے دستور میں بھی اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے ضمن میں تمام غیر مسلموں کی جان و مال کے تحفظ کی ضمانت دی گئی"([52])

پاکستان کے دستور میں غیر مسلموں کے حقوق کو تحفظ فراہم کرنے میں کوئی سقم نہیں رکھا گیا اگر کسی جگہ پر انتظامی مسائل ہیں تو اس کا ذمہ دار آئین پاکستان نہیں ہے۔آئین پاکستان میں اس امر کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کوئی بھی قانون بنیادی انسانی حقوق کے خلاف نہیں بنایا جائے گا آرٹیکل آٹھ کی شق نمبر دو ہے:

"The state shall not make any law which takes away or abridges the rights so conferred".[53]

ریاست میں کوئی بھی ایسا قانون نہیں بنایا جائے گا جو بنیادی حقوق کے منافی ہوں

اسی طرح آرٹیکل بیس کی شق الف اور ب مذہبی آزادی اور مذہبی ادارے بنانے کی اجازت دیتے ہیں:

"Freedom to profess religion and to manage religious institutions". ([54])

(الف)۔ہر شہری کو مذہبی آزادی کا حق حاصل ہے اس کے مطابق عمل کرنے تبلیغ کرنے کا بھی حق حاصل ہے۔
(ب)۔ہر شخص کو اپنے عقیدے کے مطابق مذہبی ادارے قائم کرنے، برقرار اور ان کا انتظام کرنے کا حق ہوگا"[55]

آرٹیکل تیئیس "دستور اور مفاد عامہ کے پیش نظر قانون کے ذریعے عائد کردہ معقول پابندیوں کے تابع ہر شہری کو جائیداد حاصل کرنے، قبضہ میں رکھنے اور فروخت کرنے کا حقدار ہوگا"[56]

آرٹیکل پچیس شہریوں سے مساوات کا حکم دیتا ہے:

(1) "تمام شہری قانون کی نظر میں برابر ہیں اور قانونی تحفظ کے مساوی طور پر حقدار ہیں"([57])

آرٹیکل اٹھائیس زبان، رسم الخط اور ثقافت کا تحفظ ہر شہری کو بلا امتیاز مذہب و نسل فراہم کرتا ہے

"آرٹیکل (251) کے تابع شہریوں کے کسی طبقہ کو، جس کی ایک الگ زبان، رسم الخط، یا ثقافت ہو اسے برقرار رکھنے اور فروغ دینے اور قانون کے تابع، اس غرض کے لئے ادارے قائم کرنے کا حق ہوگا(58)"

آرٹیکل چھتیس اس بات کی ضمانت دیتا ہے: "مملکت اقلیتوں کے جائز حقوق اور مفادات کا جن میں وفاقی اور صوبائی ملازمتوں میں ان کی مناسب نمائندگی شامل ہے، تحفظ کرے گی"۔(59)

اس آرٹیکل میں تناسب نمائندگی یا کوٹہ سسٹم ان کی آبادی کے تناظر میں ہے نہ کہ مذہب کی بنیاد پر پیش کردہ دستوری دفعات غیر مسلموں کو مکمل تحفظ فراہم کرتی ہیں جس طرح میثاق مدینہ میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے غیر مسلموں کو ان کے جان ومال اور مذہبی آزادی کا تحفظ یقینی بنایا تھا دستور پاکستان بھی غیر مسلموں کو ایسے تمام جائز حقوق فراہم کرتا ہے اور پاکستان میں غیر مسلم محفوظ ہیں:

"حقیقت تو یہ ہے کہ پوری دنیا کی بہ نسبت پاکستان میں اقلیتیں سب سے زیادہ محفوظ ہیں حال ہی میں آسیہ مسیحہ کے حق میں سپریم کورٹ کے فیصلہ نے یہ بات پھر سے ثابت کر دی ہے کہ یہاں اقلیتوں کے جان کو مکمل تحفظ حاصل ہے اور آئین و قانون کو بالادستی حاصل ہے دنیا بھر کے تمام مذاہب اور قوانین میں اقلیتوں کو سب سے زیادہ تحفظ اسلام نے دیا ہے اور جتنا تحفظ اسلام نے دیا ہے اس کے مطابق یہاں (پاکستان) میں اقلیتیں بالکل محفوظ ہیں(60)"

غیر مسلموں کو نہ صرف ان کے حقوق کا تحفظ حاصل ہے بلکہ وہ ملک پاکستان کی تعمیر و ترقی میں اپنی ذمہ داریاں بھی بطریق احسن نبھارہے ہیں:

"وہاں یہ اقلیتیں بھی قومی زندگی کے ہر شعبہ دفاع، امور خارجہ، فنانس، قانون، تعلیم و تحقیق، صنعت و تجارت، سول ایڈمنسٹریشن، فلاحی اور تعمیراتی میدانوں وغیرہ میں اپنی ناقابل فراموش خدمات انجام دے کر وطن عزیز کی تعمیر و ترقی میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں ان کی حب الوطنی پر آج تک شک نہیں کیا گیا بلکہ وہ بھی اکثریتی مسلمان آبادی کی ]کذا[ طرح محب وطن پاکستانی ہیں"(61)

مذکورہ بحث سے یہی نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ پاکستان میں غیر مسلموں کو دینی معاملات کے علاوہ مسلمانوں کی طرح ہی حقوق و مراعات حاصل ہیں اور ان کے ذمہ فرائض بھی یہی ہیں جو مسلمانوں کے لئے ہیں کیوں کہ پاکستان کا آئین ہر ایک کو شہری کا درجہ دیتا ہے حقوق کے ساتھ ساتھ ان سے یہ مطالبہ بھی کرتا ہے کہ وہ پاکستان کے آئین و دستور کو خلوص دل سے تسلیم کریں قانون کی عملداری ان پر فرض ہے ریاست پاکستان کے وفادار رہیں ریاست پاکستان کے خلاف کسی سرگرمی میں ملوث نہ ہوں پاکستان کے دشمنوں کی کسی صورت میں مدد نہ کریں، سرکاری اور پرائیویٹ

املاک کو نقصان نہ پہنچائیں اس امر کی وضاحت اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آرٹیکل پانچ اور چھ میں کر دی گئی ہے آرٹیکل پانچ کی شق نمبر 1 میں مذکور ہے:

> "(ا)۔ مملکت سے وفاداری ہر شہری کا بنیادی فرض ہے۔(۲)۔ دستور اور قانون کی اطاعت ہر شہری خواہ وہ کہیں بھی ہو اور ہر اس شخص کی جو فی الوقت پاکستان میں ہو] واجب التعمیل [ذمہ داری ہے"([62])

آرٹیکل چھ سنگین غداری کی تعریف کرتا ہے اور اس میں ایک شہری کے فرائض کا بھی تعین کیا جارہا ہے

> "(ا)۔ کوئی بھی شخص جو طاقت کے استعمال یا طاقت سے یا دیگر غیر آئینی ذریعے سے دستور کی تنسیخ کرے، تخریب کرے یا معطل کرے۔ سنگین غداری کا مجرم ہو گا۔(۲)۔ کوئی شخص جو شق (ا) میں مذکورہ افعال میں مدد دے گا یا معاونت کرے گا۔۔ سنگین غداری کا مجرم ہوگا"[63]

خلاصہ بحث یہ ہے کہ جس طرح میثاق مدینہ میں غیر مسلموں کو جان ومال کے تحفظ مذہبی آزادی کی ضمانت دی گئی اور ان کو یہ فرض سونپا گیا کہ وہ اس معاہدہ کو ایفاء کریں گے ریاست کا داخلی اور خارجی سطح پر دفاع کریں گے ریاست کے وفادار رہیں گے اور ریاست کے دشمنوں کو پناہ نہ دیں گے اسی طرح پاکستان کا آئین بھی غیر مسلموں کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے اور انہیں پابند کرتا ہے کہ وہ ریاست کے وفادار ہوں گے اور آئین و قانون کی پاسداری کریں گے یوں یہ کہا جا سکتا ہے کہ آئین پاکستان میں میثاق مدینہ اساسی حیثیت رکھتا ہے۔اور جب غیر مسلم اپنے فرائض ادا کریں گے ریاست سے اپنی وفاداری ثابت کریں گے تو ریاست پاکستان اس وقت ان کے تمام حقوق کے تحفظ کی ضامن ہو گی جس طرح میثاق مدینہ میں یہود کو پابند کیا گیا تھا کہ وہ اس معاہدے کو بہر صورت ایفاء کریں گے تب جا کر ان کے حقوق کا تحفظ کیا جائے گا اور جب انھوں نے بعد ازاں وفا نہ کی تو جلاوطنی اور دیگر سزاؤں کے مرتکب ٹھہرے تو گویا یہ بات اہم ہے کہ غیر مسلموں کے حقوق کو ریاست اسی وقت تحفظ فراہم کرے گی جب وہ ریاست کی آئینی و دستوری حیثیت کو تسلیم کریں گے میثاق مدینہ اور دستور پاکستان سے یہی مستفاد ہوتا ہے۔

**غیر مسلموں کے حقوق وفرائض کے حوالے سے میثاق مدینہ اور آئین پاکستان کا تقابل:**

میثاق مدینہ اور آئین پاکستان کے تناظر میں غیر مسلموں کے حقوق و فرائض کا تقابل کیا جائے تو درج ذیل نکات سامنے آتے ہیں:

ا۔میثاق مدینہ کے بعد غیر مسلموں (یہود) پر معاہد کا اطلاق ہوتا ہے ان کو ذمی نہیں کہا جا سکتا ہے اور معاہد کو جدید دور میں شہری کہا جاتا ہے کیوں کہ وہ بھی ایک معاہدے کے تحت کسی ریاست

کی شہریت کو اختیار کرتا ہے اور آئین پاکستان میں بھی غیر مسلموں کو شہری کا درجہ دیا گیا ہے اسی بناء پر سب کو برابری کے حقوق حاصل ہیں۔

2- میثاق مدینہ میں آپ ﷺ نے غیر مسلموں کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت دی ہے اور آپ نے ان کی حق تلفی پر شدید وعید ارشاد فرمائی ہے "کہ وہ جنت کی خوشبو سے بھی محروم ہو گا جس نے کسی معاہد کو ناحق قتل کیا" اور اگر کوئی مسلمان کسی معاہد غیر مسلم کو ناحق قتل کرے گا تو بطور قصاص اس مسلم کو بھی قتل کیا جائے گا اور آئین پاکستان بھی غیر مسلموں کو یہ حق دیتا ہے

3- آئین و قانون کے تناظر میں غیر مسلموں کو بھی مسلمانوں کی طرح برابری کے حقوق حاصل ہیں میثاق مدینہ اس امر کو یقینی بناتا ہے جب کہ آئین پاکستان میں بھی یہ ضمانت موجود ہے آرٹیکل پچیس کہتا ہے "کہ تمام شہری قانون کی نظر میں برابر ہیں"

4- میثاق مدینہ میں غیر مسلموں کو نہ صرف جان ومال کے تحفظ کی ضمانت دی گئی ہے بلکہ ان کو مذہبی آزادی کا بھی حق حاصل تھا اور آئین پاکستان بھی یہ حق ان کو دیتا ہے آرٹیکل بیس کہتا ہے "کہ ہر شخص کو اپنے عقیدے کے مطابق مذہبی ادارے قائم کرنے، برقرار اور ان کا انتظام کرنے کا حق ہو گا۔

5- میثاق مدینہ جہاں غیر مسلموں کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے وہاں انھیں فرائض بھی سونپتا ہے جیسے آپ ﷺ کی حاکمیت کو تسلیم کرنا، آئین و قانون کی عملداری، ریاست کے دفاع میں کردار اور ریاست کے دشمنوں کو کسی بھی صورت میں پناہ نہ دینا جہاں مذکورہ بالا فرائض میثاق مدینہ غیر مسلموں پر لاگو کرتا ہے وہاں آئین پاکستان بھی غیر مسلموں کو اس امر کا پابند بناتا ہے کہ وہ ریاست پاکستان کے وفادار ہوں گے آئین پاکستان کو تسلیم کریں گے قانون پر عمل پیرا ہوں گے اور کسی بھی ایسی سرگرمی میں شریک نہ ہوں گے جو پاکستان کے خلاف ہو اس طرح میثاق مدینہ اور پاکستان کے آئین میں غیر مسلموں کے حقوق وفرائض کی تعیین میں قدرے مماثلت موجود ہے

## نتائج بحث

1۔ میثاق مدینہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیاسی بصیرت کا ایسا بہترین شاہکار تھا جسے پہلا تحریری دستور ہونے کا بھی اعزاز حاصل ہے اور غیر مسلموں کے ساتھ رواداری، عدل و انصاف، تحمل اور بقائے باہمی پر مبنی تعلقات استوار کرنے کی ضمانت بھی فراہم کرتا ہے۔

2۔ میثاق مدینہ کے تحت غیر مسلموں کی حیثیت عصری تناظر میں جدید شہریت سے مطابقت و مماثلت رکھتی ہے۔

3۔ یثاق مدینہ میں غیرمسلموں کو تمام بنیادی حقوق کی ضمانت فراہم کرتے ہوئے شہری حقوق مساویانہ درجے کے دیےگئے ہیں۔
4۔ یثاق مدینہ میں غیرمسلموں کی یہ ذمہ داری تھی کہ وہ آپ کو سربراہ ریاست تسلیم کریں۔ اور اسلامی ریاست کے وفادرا رہیں گے۔
5۔ آئین و قانون کی عملداری،ریاست کے دفاع میں کردار،ریاست مدینہ کو حرم تسلیم کرنا اور ریاست کے دشمنوں کے ساتھ کسی قسم کا تعاون نہ کریں ان فرائض کا انہیں پابند بنایا گیا۔
6۔ پاکستان میں بھی غیرمسلموں کو بنیادی حقوق کا تحفظ حاصل ہے۔
7۔ مملکت سے وفاداری اور آئین و قانون کی اطاعت کرنا غیرمسلموں پر لازم ہے۔
8۔ قیام پاکستان کے مقاصد اور دساتیر پاکستان میں مذکور غیرمسلموں سے متعلق حقوق و فرائض کی دفعات یثاق مدینہ سے مستفاد نظر آتی ہیں۔
9۔ بعض مسلم حلقوں میں اہل الذمہ اور غیر مسلم شہریوں کے حوالے سے جو الجھن نظرآرہی ہے اس کی ایک وجہ خلافت کا نہ ہونا اور دوسری وجہ جدید ریاستوں کے قیام کے بعد ہمارے کلاسیکل فقہی لٹریچر کی عصری تطبیق پر تحقیقی کام کی کمی ہے۔
10۔ بعض جگہوں پر ملک عزیز میں غیر مسلم اقلیتوں کے حوالے سے اسلامی تعلیمات سے عدم واقفیت کے باعث غیر ذمہ دارانہ رویہ پا یا جاتا ہے۔

**تجاویزوسفارشات**

1۔ یثاق مدینہ غیرمسلموں سے تعلقات کی نوعیت وحدود کو بڑےخوبصورت انداز میں واضح کرتا ہےاسے عصر حاضر میں اسے اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔
2۔ منبرومحراب اور میڈیا کی وساطت سے یثاق مدینہ کی دفعات پر علمی اور تطبیقی‌انداز میں موثرمباحثہ و مکالمے کی ضرورت ہے۔
3۔ انتظامیہ کو جدید خطوط پر استوار کرنے کی ضرورت ہے تاکہ غیرمسلموں سے متعلق قانونی دفعات کا صحیح استعمال عمل میں لایا جا سکے اور غلط استعمال سے روکا جا سکے۔
4۔ قانون کو ہاتھ میں لینے اور آئین و قانون سے بالاتر اقدامات کی یثاق مدینہ کی روشنی میں حوصلہ شکنی کی ضرورت ہے۔

5۔ غیر مسلم اقلیتوں کے حوالے سے عوام کی تربیت کی ضرورت ہے۔ بطور شہر ی وہ اسلامی ریاست اور مسلم معاشرے کی ذمہ درای پر ہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International Licence.

## حواشی وحوالہ جات

[1] - ابن ہشام،عبدالملک بن ہشام،السیرۃ النبویة )بیروت :دارابن حزم،الطبعۃ الثانیہ،1430ھ(،ص232

-Ibn Hisham, Abd al-Malik ibn Hisham, The Seear Al- Nabwia Beirut: Dar Ibn Hazm, Tab Thaniah, 1430), p. 232

[2] ۔ذمی ایسے غیر مسلم شخص کو کہتے ہیں جو کسی اسلامی ریاست میں رہتا ہے اور اپنی جان و مال اور عزت کے تحفظ کے لئے جزیہ ادا کرتا ہے

معجم مصطلحات العلوم الشرعیۃ،الریاض : مجموعۃ من المؤلفین،الطبعۃ الثانیۃ،1430ھ (،ص808

Muj'um Mustalahat Al-Uloom Al- shar'iah, al-Rayad, Muj'am Al-mualifain, Al-Tabauh Al- Thaaniah, 1430h, 808s

[3] ۔معاہد سے مراد وہ شخص ہے جو اپنے ملک میں رہتا ہو اور مسلمانوں کے ساتھ اس کا معاہدہ ہو وہ ان سے جنگ نہیں کرے گا اور نہ وہ اس سے لڑیں گے) معجم مصطلحات العلوم الشرعیۃ،ص(1566

Muj'um Mustalahat Al-Uloom Al- shar'iah,, S, 1566

[4] ۔مستامن وہ شخص ہے جو عارضی طور پر کسی ملک میں رہے) جیسے آج کل ویزا لے کر رہا جاتا ہے (اور اسے امان حاصل ہو) معجم مصطلحات العلوم الشرعیۃ،ص(1566

Muj'um Mustalahat Al-Uloom Al- shar'iah, S 1566

[5] ۔صدیقی،یٰسین مظہر،اقلیتوں کے حقوق اور اسلاموفوبیا )مجموعہ مقالات( (دہلی :ایفا پبلی کیشنز،جون(2011 ،ص 214

Saddique, yaseen maz'har, Aqlyṯw ḵe Huqwq Awr Islạmwfwbia ( Majmua Maqālāt )( dahli: Ayf̱ạ Publication , Jun 2011 ) , ṣ 214

[6]- Raji, Ismail al-Faruqi, Rights of non-Muslim under Islam, Social and Cultural Aspects, Journal institute of Minority Affairs, Vol. 1, No. 1, (1979), 90-102.

[7] - محمد حمیداللہ،خطبات بہاولپور،اسلامی قانون بین الممالک،ادارہ تحقیقات اسلامی،انٹر نیشنل اسلامک یونیورسٹی،اسلام آباد ،۲۰۱۰۔ص۲۲۶۔

Muhammad Hamid Ullah , Kẖuṭ'bāt Bahawlpur, Islạmii̠ Qānūn Byn̠ ạl-Mumạlḵ, Idạra Tḥqyqat Islạmi , International Islạmic university ,Islạmabad, 2010۔ ṣ226

[8] غازی،ڈاکٹر محمود احمد،خطبات بہاولپور،:اسلام کا قانون بین الممالک،شریعہ اکیڈمی،انٹر نیشنل اسلامک یونیورسٹی،اسلام آباد،۲۰۰۷۔ص :۳۱۹۔

Gẖạzi , Daktar Maḥ'mūd Aḥ'mad, Kẖuṭ'bāt Bahawlpur , Islam ḵā Qanun byn̠ ạl-Mmạlḵ, shariah academy Islạmi , International Islạmic university ,Islạmabad , 2007 ۔ ṣ: 319

[9] القرضاوی،ڈاکٹر محمد یوسف،اسلامی معاشرے مین غیر مسلموں کے حقوق و فرائض اسلام آباد : ادارہ تحقیقاتِ اسلامی(2011،ص: ۷

Al-Qardawy , Daktur Muḥamād Yusaf , Islạmi Muashṟee Mee Gẖyr Muslimw ke Haquq wo Farāyỉḍ( Islamabad :Idara Thqiqat Islạmi, 2011 ), ṣ: 7

[10] ۔آلوسی، محمود بن عبداللہ، روح المعانی بیروت :مؤسسۃ الرسالۃ،الطبعۃ الاولی،1431ھ۔2010م ،(10/290

Ālwsy, Maḥ'mood b'n Abdạllah , Rawāḥ ạl-M'ạny, Bayṟut: Mủass ạlr-Rsạlth , ạl-Tbth ạl-Awly2010۔ھ1431 ,m ), 10 / 290

[11] ۔عثمانی، محمد تقی،اسلام اور سیاسی نظریات)کراچی :مکتبۃ معارف القرآن،1431ھ (،ص306

Uthmany , Muḥamād Taqi̠ , Islạm Awr Syạsi Nzryat ( karachi: Maktaba Ma'ārif ạl-Qurān , 1431ھ ), ṣ306

[12] مفتی،منیب الرحمن،روزنامہ دنیا،۲۹۔۴۔۱۷

Mufti, Muneeb ạl-Rāḥ'man, Rwz Nạma Dunya , 29-4-17

[13] طیب، محمد منشاء،اسلامی ریاست میں غیر مسلم اقلیتوں کی عبادت گاہیں اور مذہبی آزادی،مجلہ دراسات دینیہ،جلد ۲، شمارہ ۲،۲۰۱۹۔ ص :۳۱۔۴۸

Tayab , Muhammad Mansha, Islạmi̠ Riyasat mee Gẖyr Muslims Aqliyṯw ḵy̠ Abạdt Gahyee Awr Madẖabi Azạdi , Majla Dirāsāt Dyn̠ah , Jal'd 2̠ , Sẖmạh 2, 2019 ṣ: 3̠1-48

[14] القادری، محمد طاہر،اسلام اور اہل کتاب، لاہور :منہاج القرآن پبلی کیشنز،دسمبر2015،ص151، 152

Al-Qạdri , Muḥamād Tār , Islạm Awr Ahl ḵitạb ,( lahor: Minhaj ạl-Qurãn Publication, December 2015 ), ṣ 151 , 152

[15]۔وہ حربی جسے مسلمانوں کا امام محدود مدت کے لئے امان عطا کرتا ہے معجم مصطلحات العلوم الشرعیۃ، ص1566)

( Ma'jam Muṣ'ṭalaḥāt ạl-Uloom ạl-Sẖriyaẖ, ṣ 1566)

[16]۔عثمانی،اسلام اور سیاسی نظریات، ص306

Uthmani, Islạm Awr Syạsi Nazriyat, ṣ306

[17]۔القادری، محمد طاہر، اسلامی ریاست میں غیر مسلم کے جان و مال کا تحفظ لاہور :منہاج القرآن پبلی کیشنز، اگست(2010، ص17

Al-Qạdri , Muḥamād Tahir , Islạmy̰ Riyasat Myn Gẖy̰r Muslim ḵee Jān Wa Mal ḵā Taḥafũẓ ( lạhor Minhaj ạl-Qurãn Publication, August 2010 ), ṣ 17

[18]۔ابن ہشام،السیرۃ النبویۃ، ص233

Ib'n Hasham , , Al-Sy̰rth ạl-Nabwy̰th, ṣ233

[19]۔میثاق کا لفظ" وثق ا ور وثیق "سے ہے جس کا معنی ہے" ہوالعہد الوثیق و قد اُو ثقتہ۔۔۔ و المیثاق :العہد " پختہ وعدہ اس نے بات کو پختہ کیا اور میثاق کا معنی ہے عہد)وعدہ (۔الافریقی، محمد بن مکرم،لسان العرب،)القاہرۃ : دارالمعارف، س ط ندارد (،55/4764۔ میثاق مدینہ اس تحریری معاہدہ کو کہتے ہیں جو آپ علیہ السلام نے یہود مدینہ کے ساتھ کیا تھا اس کا ایک دوسرا حصہ بھی ہے جو مؤاخات کے نام سے بھی موسوم ہے)المقریزی،احمد بن علی،قطر: الشؤن الدینیۃ،س ط ندارد(،ص49

[20]۔گیلانی، محمد ابراہیم طاہر،سیرت انسائیکلوپیڈیا الریاض :دارالسلام،1433ھ (،5/49

Gglani , Muḥamād Ibrahim Tahir, Seerat Inssyyḵlupydhi̱ạ ( ạl-Rayạḍ: Dạr-lslạm, 1433ھ ), 5 / 49

[21]۔دیکھیے، محمد حمید اللہ، مجموعۃ الوثائق السیاسیۃ بیروت :دارالنفائس،الطبعۃ الخامسۃ،1405ھ(، ص 57 تا62

Muḥammd Hamid Ullah , Majmuath ạl-Wathạ̄yi̇̂q ạl-Syasith ( Bayrut: Dạr Al-Nffạyss , Al-Tbath ạl-Kẖạmsth ھ1405 , ), ṣ 57 tā 62

[22]۔ابن ہشام،السیرۃ النبویۃ، ص232

Ib'n Hasham , , Al-Sy̰rth ạl-Nabwy̰th, ṣ232

[23]۔سید الناس، محمد بن محمد، عیون الاثر فی فنون المغازی و الشمائل والسیر دمشق :دار ابن کثیر، س ط ندارد(،1/318

Syed ạl-Nạsa, Muḥamād b'n Muḥamād, Uywn ạl-Atẖr Fy̰ Fanun ạl-Mgẖạzyi wa ạl-Sẖāmāyỉl wạl-Syr̰ ( Dimasẖ'q: Dār Aib'n Katẖir , s ,ṭ Ndrad), 1 / 318

[24]۔العمری،اکرم ضیاء،السیرۃ النبویۃ الصحیحۃ المدینۃ المنورۃ :مکتبۃ العلوم و الحکم،الطبعۃ السادسۃ،1415ھ ، 1/272

Al-Umri , Ak̠ram Zai , Al-Syr̰th ạl-Nabwy̰th Al-saḥihth ( ạl-Madinath ạl-Munwrth Mak̠tb ạl-Uloom Wa ạl-Huk̠m, ạl-Tbah ạl-Sạdisa ھ1415 ), 1 / 272

[25]۔الصلابی، علی محمد محمد،السیرۃ النبویۃ دمشق :دار ابن کثیر،الطبعۃ السابعۃ،1436ھ(،ص454

Al-Salạbi , Ali Muḥamād, Al-Syr̰th ạl-Nabwy̰th ( Dimash'q: Dār Aib'n Kathi̱r̰ , ạl-Tbah ạl-Sabathھ1436 , ), ṣ 454

[26]۔بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الجزیۃ، باب اثم من قتل معاہد ا بغیر جرم،حدیث نمبر3166 ۔

Bukhari, Muḥamād B'n Ismil , Al-Jāmi'a ạl-Sahih , Kitạb ạl-Jazia , Bāb Atẖm Min Qat'l Mạ'hada Bgẖyr̰ Jur'm, Hadith No. 3166 ۔

[27]۔السجستانی،سلیمان بن اشعث،السنن، کتاب الخراج، باب فی تعشیر اہل الذمۃ،حدیث نمبر3052 ۔

Al-Sajstạni, Suliman B'n Asẖatẖ , Al-Sunan, Kitạb ạl-Kẖarāj, Bāb fy̰ ty'sẖyr̰ Ahl ạl-Dẖmh, hadith No. 3052

[28]۔نسائی،احمد بن شعیب، السنن، کتاب القسامۃ، باب تعظیم قتل المعاہد،حدیث نمبر4747 ۔

Nasḭ , Aḥ'mad B'n Shayḇ, Al-Sunan, k̠itạb ạl-Qsạmat, Bāb Taẓim Qatal ạl-M'ạhd , Hadith No. 4747

[29]۔ابن ہشام،السیرۃ النبویۃ،ص233۔

Ib'n Hasham , , Al-Sy̰rth ạl-Nabwy̰th, ṣ233

[30]۔ایضاً،ص233

ibid, ṣ233

[31]۔ابن ہشام،السیرۃ النبویۃ،ص234

Ib'n Hasham , , Al-Sy̰rth ạl-Nabwy̰th, ṣ234

[32]۔موالی مولیٰ کی جمع ہے جو سردار اور غلام دونوں کے لئے بولا جاتا ہے) عبدالحفیظ بلیاری،مصباح اللغات،لاہور : مکتبہ قدوسیہ،1999،ص (926

Abdạl-Hafeeẓ Blilạri , Miṣ'bāḥ ạ-Lũg̱hāt, Lahor: Maktaba Qdwsi 1999 , ṣ 926)

اس مقام پر غلام مراد ہیں۔

33۔البقرۃ256 :

- ạlbq 256 :

34۔ابن ہشام،السیرۃ النبویۃ،ص233

Ib'n Hasham , , Al-Syr̰th ạl-Nabwy̰th ,ṣ233

35۔محمد حسین ہیکل،حیات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لاہور :ادارہ ثقافت اسلامیہ،(1947،ص227

Muḥamād Husain Hycl , Hay̱at Muḥamād (S.A W) ( lahor: Adạra Tẖqạft Islạmi, 1947 ), ṣ 227

36۔ابن ہشام،السیرۃ النبویۃ،ص233

Ib'n Hasham , , Al-Syr̰th ạl-Nabwy̰th, ṣ233

37۔ابن ہشام،السیرۃ النبویۃ، ص233

Ib'n Hasham , , Al-Syr̰th ạl-Nabwy̰th, ṣ233

38۔ایضاً،ص234

ibid, ṣ234

39۔ابن ہشام،السیرۃ النبویۃ،233

Ib'n Hasham , , Al-Syr̰th ạl-Nabwy̰th, ṣ233

40۔ایضاً،ص232

ibid, ṣ232

41۔ایضاً،ص233

ibid, ṣ233

42۔ابن ہشام،السیرۃ النبویۃ،ص233

Ib'n Hasham , , Al-Syr̰th ạl-Nabwy̰th ṣ233

43۔ ابن ہشام،السیرۃ النبویۃ،ص234

Ib'n Hasham , , Al-Syr̰th ạl-Nabwy̰th ṣ234

44۔ایضاً،ص233

ibid, ṣ233

[45]۔ایضاً،ص234

ibid, ṣ234

[46]۔ایضاً،ص233

ibid, ṣ233

[47]۔ایضاً،ص233

ibid, ṣ233

[48]۔ابن ہشام،السیرۃ النبویۃ،ص233

Ib’n Hasham , , Al-Sy̮rth ạl-Nabwy̮th, ṣ233

[49]۔بقا،محمد شریف،قائداعظم کے اسلامی افکار(لاہور : نظریہ پاکستان ٹرسٹ،جون(2009،ص31

Baqã , Muḥamãd S̱harif, Quaid e Azam kee Islạmi̮ Afḵạr ( Lahor: Nazriz Pạḵistạn Trust , jun 2009 ), ṣ 31

[50]۔ ایضاً،ص31

ibid, ṣ 31

[51]۔ ایضاً،ص59

ibid, ṣ 59

[52]۔ ایضاً،ص85

ibid, ṣ 85

[53]-The constitution of the Islamic Republic of Pakistan (1973),Article No.8, clause

[54]The constitution of the Islamic Republic of Pakistan (1973),Article No.20, clause (Islamabad 2018), page No.6

[55]۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا دستور) قومی اسمبلی پاکستان،جنوری(2015 ،آرٹیکل نمبر20 ،ص12

Islami Jamhuriyah Pạḵistạn ḵā Das’tur ( Qwmi Assmbly Pạḵistạn, Jauary 2015 ), Article No. 20 , ṣ 12

[56]۔ایضاً،آرٹیکل نمبر23 ،ص13

ibid, Article No. nmbr 23 , ṣ 13

[57]۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا دستور) قومی اسمبلی پاکستان،جنوری(2015 ،آرٹیکل25 ،ص14

Islami  Jamhuriyah Pạḵistạn ḵā Das'tur (Qwmi Assmbly Pạḵistạn, Jauary 2015 ), Article No.  25 , ṣ 14

58۔ ایضاً،آرٹیکل 28 ،ص16

ibid, Article No.  28 , ṣ 16

59۔ایضاً،آرٹیکل نمبر36،ص17

ibid,, Article No. 36 , ṣ17

60۔ارشاد اللہ،پاکستان میں غیر مسلموں کے جان و مال کا تحفظ(اسلام آباد اسلامکس،جلد1،شمارہ2 ،2019)،ص67

Irshad Ullah , Pakiatan Myn Gẖyṟ  Muslimw kee Jān wa māl ḵā Taḥafũẓ ( Islạmabad Islạmics , Jild 1, Sẖmạra 2, 2019 ), ṣ 67

61۔ارشاد اللہ،پاکستان میں غیر مسلموں کے جان و مال کا تحفظ،ص67 ،68

Irshad Ullah , Pakiatan Myn Gẖyṟ  Muslimw kee Jān wa māl ḵā Taḥafũẓ, ṣ 67 , 68

62۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا دستور،ص4

Islami  Jamhuriyah Pạḵistạn ḵā Das'tur, ṣ

63۔ایضاً

ibid